چندن ایک تاریخی تہذیبی ورثہ

ڈاکٹر نسرین بیگم
5324، کوچہ رحمٰن، چاندنی چوک، دہلی۔110006

چندن کی لکڑی یا صندل وڈ کئی طرح کی خوشبودار لکڑیوں کو کہا جاتا ہے۔ یہ بیش قیمت ہوتی ہیں۔ چندن یا صندل کی لکڑی یہ کہیے کہ ایک زبان سے ہماری تہذیبی ارتقائی تاریخ میں بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ ان میں سے بعض بہت خوشبودار ہوتی ہیں۔ اس کو مقدس یا الوہی شے سمجھا جاتا ہے۔ ہندو دھرم کے ماننے والے اس کا تلک اپنی پیشانی پر لگاتے ہیں۔ پوجا کی سامگری میں بھی شامل کرتے ہیں اور خوشبوؤں کے طور پر اس کا کافی استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کی خوشبو سے بہت سی بیماریوں کا علاج بھی کیا جاتا ہے۔ بقول شاعر:

دردِ سر کے واسطے صندل لگانا ہے مفید
پینا، گھسنا، لگانا دردِ سر یہ بھی تو ہے

غرض یہ کہ چندن یا صندل جلد کو نکھارنے، پھوڑے پھنسیوں کو ختم کرنے کے کام آتا ہے، اس کا تیل بھی کافی افادیت کا حامل ہے جو جراثیم کش ہوتا ہے۔ نقاشی کرنے، موسیقی کے آلات بنانے اور فرنیچر کے تیار کرنے میں بھی اس کا استعمال ہوتا رہا ہے۔

چندن جس کو عربی و فارسی زبانوں میں صندل بھی کہتے ہیں۔ انگریزی میں صندل وڈ، ہندی میں چند اور اردو میں چند و صندل دونوں لفظ اس کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ چندن ایک خوبصورت کلچر کی علامت بنا نظر آتا ہے، فیض آباد میں ایک باغیچہ کا نام چندن باڑی ہے۔ بعض لوگوں کے خاندانی ناموں میں چندانی بھی شامل ہوتا ہے وہ بھی ایک طرح سے چندن سے لفظی و معنوی رشتہ رکھتا ہے۔ یہ بے حد اہم بات ہوتی ہے کہ کوئی لفظ اپنے معنی اور معنوی خوبیوں کے اعتبار سے کسی کلچر کے اپنے جہانِ رنگ و بو کو پیش کرے یا پیش کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو اور چندن ایسے ہی لفظوں میں سے ہے۔ کلچرل پہلوداریاں اگر دیکھا جائے تو اس لفظ میں سمٹ آئی ہیں۔

صحیح معنی میں یہ وہ لکڑی ہے جو جینس سنٹالم درختوں رکھتی ہے اس کے ایک چھوٹے درخت کی اونچائی نسبتاً ۲۰ سے ۳۰ فٹ تک ہوتی ہے۔ شاخیں ادھر سے ادھر تک پھیلی ہوتی ہیں۔ پتیاں ایک دوسرے سے مختلف یعنی آمنے سامنے ہوتی ہیں جو دونوں طرف سے چکنی ہوتی ہیں۔ پھول چھوٹا ہوتا ہے اس میں بیج بھی ہوتے ہیں۔ پیڑ کو جب اُکھاڑتے ہیں تو جڑ کے ساتھ اکھاڑتے ہیں۔ کئی مہینوں تک اس کے تنے کو زمین پر پڑا رہنے دیا جاتا ہے تاکہ سفید چیونٹیاں اس کے نرم گودے کو کھا جائیں جو کسی کام کا نہیں ہوتا۔ پھر اس کو Trimed یعنی تراشا جاتا ہے اور دو سے ڈھائی فٹ لمبی تختی بنائی جاتی ہے اور پھر جنگل کے اندر مل میں لے جایا جاتا ہے۔ جہاں اسے دوبارہ تراشا جاتا ہے۔ تراشنے کے بعد ان کو الگ الگ قسموں میں بانٹ دیا جاتا

ہے۔ یہ پیلے رنگ کی بھاری اور سخت لکڑی ہوتی ہے جو آسانی سے ٹوٹ جاتی ہے پانی میں کچھ حد تک ڈوب جاتی ہے اگر کاٹا جائے تو اندر پیلے گہرے براؤن رنگ کے دائرے پائے جاتے ہیں اس میں سوراغ بھی ہوتے ہیں۔ ان کی خوشبو بہت تیز ہوتی ہے یہ بیش قیمت ہوتی ہیں۔

سینتالم درخت کی وہ لکڑی ہے جس کی عمر ۴۰ سال ہوتی ہے، لیکن سب سے زیادہ اچھی لکڑی وہ مانی جاتی ہے جس کی عمر ۸۰ سال تک پہنچتی ہے۔ جب کہ گھٹیا قسم کا صندل وہ ہوتا ہے جس کا ۳۰ سال کی عمر میں استعمال کرلیا گیا ہو۔ اس کی بھی قیمت بہت زیادہ ہوتی ہے مگر اصلی اور اچھے صندل سے بحر حال کم ہوتی ہے بین الاقوامی سطح پر اس کی مانگ بہت ہے۔ دوسرے پیڑوں سے علیحدہ صندل کی لکڑی کا استعمال اس طور پر کیا جاتا ہے کہ کوئی حصّہ ضائع نہیں ہوتا۔ دوسرے پیڑوں کا تنا ہی استعمال میں لایا جاتا ہے اس کی ہر چیز کو بکار آمد بنایا جاتا ہے اس کی جڑوں کی بھی تجارت کی جاتی ہے جو تیل نکالنے کے کام آتی ہیں۔ بہت سی ایسی لکڑیاں ہیں جو جینس سینتالم سے وابستہ نہیں ہوتی ہیں، لیکن ان سے بھی تیل نکالا جاتا ہے اور انھیں صندل یا چندن کے تیل کے نام سے جانا جاتا ہے، جیسے کہ Amyris balsamifera جس کو مغربی ہندوستانی میں صندل کی لکڑی بھی کہا جاتا ہے۔ یہ پیڑ وسطی جنوبی امریکہ اور Caribbean علاقے میں پایا جاتا ہے۔ تجارتی مقاصد کے تحت اس کا تیل کافی مقدار میں Haiti میں نکالا جاتا ہے۔

چندن یا صندل سرخ اور سفید دونوں رنگوں میں ملتا ہے۔ سرخ چند کو ایک خاص قسم قرار دیا گیا ہے جو Pterocarpus سینتالم سے وابستہ ہے جس سے تیل نہیں نکالا جاتا۔ یہ بہت ہی خوشبودار ہوتا ہے جسے رنگ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ لال رنگ کی الگ طریقے کی لکڑی ہوتی ہے۔ نقاشی کرنے، موسیقی کے آلات بنانے اور فرنیچر تیار کرنے میں اسی کا استعمال کیا جاتا ہے۔

اصل معنی میں صندل درمیانی سائز کا ایک خاص درخت ہوتا ہے جس کی لکڑی کو کیڑا نہیں لگتا کہ جینس سینتالم سے وابستہ ہوتا ہے۔ اس کی تین مشہور قسمیں ہیں ایک Santalum Album یا انڈین صندل وڈ دوسری Santalum Spicatum اور تیسری Australian sandal wood ہے۔ بہت سے جینس Species کے پیڑ ہندوستان آسٹریلیا انڈونیشیا اور پیسفک جزیروں میں پائے جاتے ہیں جن کی کڑی خوشبودار ہوتی ہے۔

(۱) سینتالم ایلیم یا انڈین صندل وڈ اسے ہندی میں چندن یا ہندوستانی چندن بھی کہا جاتا ہے۔ یہ درخت ابصفحہ زمین سے معدوم ہوتے جارہے ہیں اس وقت یہ کمیاب ہیں ان درختوں کی لکڑی بیش قیمت ہوتی ہے۔ ہندوستان میں یہ مغربی گھاٹ پر خاص طور سے پائے جاتے ہیں۔ ہندو دھرم کے ماننے والے ماتھے پر اسی چندن کے پیڑ کا تلک لگاتے ہیں۔ ان کے یہاں پوجا کے طور پر اس کی جداگانہ اہمیت ہے۔ ان کے لیے یہ ایک مقدس شے ہے۔ ایسا مانا جاتا ہے کہ چندن کا تلک لگانے سے انسان کے کردار پر اس کا اثر پڑتا ہے۔ اس کے مزاج میں اطمینان و سکون پیدا ہوتا ہے۔ دل و دماغ کو فرحت و مسرت حاصل ہوتی ہے۔

کرناٹک کی راجدھانی میسور میں سب سے اچھے قسم

کا چندن پایا جاتا ہے۔اس کی افادیت کو مدنظر رکھتے ہوئے صندل کے نئے پورے بین الاقوامی طور پر تمل ناڈو میں لگائے گئے ہیں۔آج کل آسٹریلیا کے جنوبی علاقے میں ہندوستانی صندل کو کافی تعداد میں اُگایا جار ہا ہے۔اس شہر میں اس کو پودے اور شجر کافی تعداد میں دیکھنے کو ملتے ہیں۔ اگرچہ ہندوستان اور نیپال کے اندر چندن کے سبھی پیڑ حکومت کی ملکیت ہیں پھر بھی بعض لوگ انھیں غیر قانونی طور سے کاٹ لیتے ہیں اور چوری چھپے اپنے استعمال میں لاتے ہیں۔ان کی تجارت غیر مما لک سے کی جاتی ہے۔ اس کے تیل کی قیمت ایک ہزار ڈالر سے پندرہ سو ڈالر فی کلوگرام تک پہنچ گئی ہے اور گزشتہ پانچ سالوں کے دوران اس میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ اس درخت کی نسل جو کہ معدوم ہوتی جارہی ہے لہٰذا اس کے سسٹم میں بھی تبدیلی آئی ہے کئی مما لک میں اس کے تیل کی تجارت پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔

(۲) دوسری قسم سینٹالم Ellipticum جس کو ہوائیاں Hawaian صندل وڈ کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔اچھی قسم کا صندل مانا جاتا ہے۔ان کے استعمال پر بھی پابندی عائد کر دی گئی ہے تا کہ ان کی نسل کے خاتمہ کو روکا جا سکے۔

(۳) تیسری قسم سینٹالم Spicatum یعنی آسٹریلین صندل وڈ ہے اس کا استعمال عطر بنانے اور خوشبوؤں سے علاج کرنے یعنی ایروماتھراپی میں کیا جاتا ہے۔اس کے تیل میں کچھ ایسے مادے پائے جاتے ہیں جس کی وجہ سے اس کی خوشبو دوسری سینٹالم Species سے الگ ہوتی ہے۔ ۱۸۴۰ء میں آسٹریلیا سب سے بڑا ایکسپورٹر تھا اور ۱۸۷۵ء میں پہلی بار اس کے تیل کو نکالا گیا اور اسی صدی کے خاتمہ تک آسٹریلیا اس کا چندن کے تیل کی مقدار کو مسلسل بڑھا تا رہا ہے۔ یہاں کے لوگ درخت کے پھلوں اور بیجوں کا استعمال کھانوں میں بھی کرتے ہیں۔

چندن کے تیل کی اہمیت خوشبو کے طور پر زیادہ ہے جو کہ پوری طرح سے قدرتی ہوتا ہے۔ دوسرے پیڑوں کی لکڑی سے علیٰحدہ اس کی خوشبو ہوتی ہے۔ اگر ہم دوسری خوشبوؤں کے ساتھ اس کو ملا بھی دیں تب بھی اس کی خوشبو حاوی ونمایاں رہتی ہے۔صندل کا تیل زیادہ تر آرائشی اشیاء کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔اصلی چندن کے پیڑوں کا تحفظ کیا جارہا ہے تا کہ ان کی نسل معدوم نہ ہوجائے۔ بازار میں اصلی چندن کی Species کی مانگ کو پورا کرنا مشکل ہی نہیں ناممکن نظر آتا ہے کیونکہ مانگ زیادہ ہے اور مقدار یعنی پیداوار کم ہے۔

چندن کی اور کئی قسمیں ہیں جو جینس کے زمرے میں آتی ہیں۔ان کی ۱۹ قسمیں موجود ہیں۔اصل چندن کے کمیاب ہونے کی وجہ سے انھیں تجارتی طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور کام میں لایا جاتا ہے جیسے کہ مغربی ہندوستان کا صندل وڈ جس کا سائنٹفک نام Amyris Balsamifera ہے جو کہ روٹیسیا فیملی سے تعلق رکھتا ہے۔

مذہبی اعتبار سے اس کا استعمال جیسا کہ پہلے ذکر آچکا ہے کہ تلک لگانے اور پوجا کی سامگری میں کیا جاتا ہے۔ علاوہ بریں عورتیں اس کی بندی اپنے ماتھے پر لگاتی ہیں۔ بودھ مذہب میں صندل کی لکڑی کو پدما گروپ کا مانا جاتا ہے۔ جو قدرتی طور پر مقدس اور شفا بخش ہے۔ ایک عقیدے کے مطابق مہاتما بدھ کو جو خوشبو وردان میں دی گئی

تھی وہ چندن کی لکڑی کی خوشبو تھی۔ اس لیے بودھ مذہب کے لوگ چندن کی خوشبو کو پوجا میں استعمال کرتے ہیں۔

چین اور جاپان میں پوجا اور دوسری مذہبی و روایتی رسومات میں خوشبو کے طور پر اس کا استعمال دوسری چیزوں کے ساتھ بھی کیا جاتا ہے۔ ہندوستان میں اس کا استعمال مذہبی ریتی رواجوں میں بھی عمومیت کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہ ایک مقدس چیز ہے، کہا جاتا ہے کہ آتش پرستوں کی مذہبی رسومات میں صدیوں سے چلی آرہی روایت کہ مقدس آگ کو برقرار جلائے رکھنا ہے اس کے لیے صندل کی لکڑی کا استعمال ہوتا رہا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ راجاؤں مہاراجاؤں وامراء کی چتائیں اسی خوشبودار لکڑی میں جلائی جاتی تھیں اور یہ بھی سچ ہے کہ چندن کے پیڑ پر سانپ لپٹے رہتے ہیں وہ اس کی خوشبو کے دیوانے ہوتے ہیں، کہا جاتا ہے کہ سانپ کے زہر کا اس کے درخت پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اسی لیے ایسا کہا جاتا ہے کہ انسان کو چندن کی فطرت کا ہونا چاہیے کہ برے ماحول میں رہ کر بھی اس پر کوئی برا اثر نہ پڑے۔

طب کے نظریے سے صندل طبیبوں کے لیے خاصی اہم چیز رہی ہے۔ نویں صدی میں سیلون میں اس کا استعمال لاشوں کو محفوظ کرنے کے لیے بھی کیا جاتا تھا۔ اس کا مصالحہ بنا کر لاشوں کو سڑنے سے بچایا جاتا تھا۔ آیوروید میں آج ایسی بیماریوں کے علاج جیسے بے چینی، اضطرابی کیفیت یا جنونی کیفیت میں اس کا استعمال کیا جاتا ہے نیز پرانی کھانسی میں بلغم خارج کرنے کے لیے بتاشے پر تیل کے دو تین قطرے ڈال کر مریض کو کھلائیں تو افاقہ ہوتا ہے۔ علاوہ بریں Gonorrhoea اور Gleet جو کہ کرانک Cyrtitis بیماریوں میں صندل کو ایسڈ اور Behzoic کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے تیل میں خاص چیز نوے فیصد Beta Zantalol پایا جاتا ہے، جو جراثیم کش ہوتا ہے۔ اس کا استعمال ایروما تھراپی میں لیپ بنانے وصابن تیار کرنے میں کیا جاتا ہے۔ یہ جلد کو نکھارنے، جھائیوں کو دور کرنے اور دانوں کو ختم کرنے کے لیے دوسرے تیلوں کے ساتھ یا اشیاء کے ساتھ ملا کر کام میں لایا جاتا ہے۔

صندل کی لکڑی کی مسواک بھی کی جاتی ہے۔ تیز ہونے کی وجہ سے تیل کا استعمال خالص طور پر نہیں کیا جاتا دوسری اشیاء کے ساتھ ملا کر کیا جاتا ہے۔ ٹیکنالوجی میں لوفلورہ سینس اور آپٹل ریفریکٹوانڈیکس کی وجہ سے اس کا استعمال الٹراوئیلٹ اور فلوروسینس مائیکرواسکوپ میں کیا جاتا ہے۔

صندل کے تیل میں ملاوٹ بھی کی جاتی ہے پنسل کی فیکٹری میں بنے ہوئے لکڑی کے چپس کے اوپر ارنڈی کا تیل اور Ceder Oil کو ملا کر ڈال دیتے ہیں اور اسے صندل کا کہہ کر فروخت کرتے ہیں۔

اس معنیٰ میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ چندن یا صندل کی لکڑی اور اس سے بنائی ہوئی مختلف اشیاء یا حاصل کیا ہوا تیل ہمارے لیے بطور خاص کارآمد ایک قدرتی دوا یا نایاب شے ہے اور اس کی تاریخی وتہذیبی اہمیت کو ہم قدیم رسومات اور مذہبی روایتوں میں دیکھ سکتے ہیں۔ یہ بودھوں کے علاوہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہندوستانی تہذیب کا ایک اہم اور لائقِ احترام حصّہ ہے یا یوں کہیے کہ ایک عظیم ورثہ ہے۔

OO